New Era Magazine
راہ ہدایت
از قلم : سمیہ ارشاد
NEW ERA MAGAZINE
غزل حیات
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

راہ ہدایت

از سمیہ ارشاد

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سیاہ آنکھیں، بالوں کو اچھے سے جیل لگا کے سیٹ کیے، کھڑی ناک، مغرور چہرہ، ایسی بارعب پرسنالٹی کے دیکھتے ہی انسان کو اپنی طرف کھینچ لے۔ ایک ہاتھ میں کی چین جس میں شاید گاڑی کی چابی تھی، ساتھ سیل فون پکڑے جبکہ دوسرے ہاتھ سے عینک آنکھوں سے اتارتے وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اچانک ہی سیل فون پر رنگنگ ہوئی اور وہ کسی سے کال پر مصروف ہو گیا۔ چہرے پہ بغیر کوئی تاثر ظاہر کیے وہ دوسری جانب کسی کو ہدایات دے رہا تھا۔ دو منٹ کی گفتگو کے بعد کال کٹ کر دی گئی۔ دنیا جہاں سے بے نیاز وہ اپنے آپ میں مگن گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کو سنبھالتا ہے، اور زن سے گاڑی گیٹ سے نکالتا چلا گیا، پیچھے بس اڑنے والی دھول مٹی ہی باقی رہی۔

مغرب سے کچھ دیر پہلے کا وقت تھا۔ چرند پرند اپنے آشیانوں کو لوٹ رہے تھے۔ موسم کافی خوشگوار تھا۔ موسم خوشگوار ہونے کے باوجود، اس کے دل کا موسم ویران تھا۔ وہ کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھی تھی۔ اتنے دن ہو گئے تھے اپنی اماں کی صحت کو لیے وہ بہت پریشان تھی۔ بہت دفعہ اس نے صدف بیگم سے پریشانی کی وجہ پوچھنے کی کوشش

کی لیکن نتیجہ بے سود۔۔۔

ڈاکٹر نے صاف بتادیا تھا کہ وہ کسی شدید پریشانی کے زیر اثر ہیں۔ جس کے باعث بی-پی نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔

اسے کمرے میں ایک دم گھٹن محسوس ہوئی۔ وہ گھٹن کا اس قدر شکار تھی کہ دل چاہ رہا تھا وہ ابھی اس دنیا جہاں سے بے نیاز کسی کونے کھدرے میں چھپ جائے۔

کمرے میں گھٹن کا احساس ہوتے ہی وہ تازہ سانس لینے کی غرض سے ٹیرس میں آگئی۔

"کتنی عجیب بات ہے نا بعض دفعہ انسان کچھ تعلقات کو صرف کسی بوجھ کی طرح ساری زندگی ساتھ اٹھائے پھرتا ہے، چاہتے ہوئے بھی ان سے چھٹکارا نہیں پا سکتا!!"

آخر کیوں ہم بعض اوقات خود کو اس قدر بے بس اور مجبور سمجھتے ہیں کیوں؟؟

"بعض رشتے کتنے بے انمول ہوتے ہیں!! قدرت نے شاید باز تعلقات اور رشتے صرف درد دینے کے لیے بنائے ہیں!!!" کاش! کہ میں ماضی میں لوٹ سکوں اور اس رشتے کو ختم کر سکوں۔ کس قدر اذیت ناک ہے یہ رشتہ میرے لئے، کسی عذاب سے کم نہیں!!!

نہیں ارحا! تمہیں اتنی کمزور نہیں پڑنا۔ تمہیں بہادر رہنا ہے اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ جب اس انسان کو میری پروا نہیں تو میں کیوں کروں؟

میں بہت جلد اس تعلق سے چھٹکارہ پالوں گی۔ میں آزاد ہو جاؤں گی اس قید سے!!

وہ اپنے خیالات میں اس قدر مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ کب الماس آئی۔

"آپی!" الماس کے پکارنے پر اس نے مڑ کر دیکھا۔

"یار! تم کب آئی؟" چہرے پہ بناوٹی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

"جب آپ اپنے خوابوں کے شہزادے سے گفت و شنید میں مصروف تھی۔ دوسری جانب نجانے ارحا کو کیوں اس کی یہ بات بری لگی کہ چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔

"یار آپی! ناراض کیوں ہو گئی ہیں؟ میں تو بس ویسے ہی مذاق کر رہی تھی۔ اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمممم! تم بتاؤ کوئی کام تھا کیا؟"

"ہاں آپی! میرا دل کر رہا تھا کہ باہر ڈنر پہ جاؤں۔ سوچا آپکو کہتی ہوں کہ ساتھ چلیں! صارم بھائی سے کہا تو ان کا موڈ پہلے ہی خراب تھا شاید فاریہ بھابھی سے انکا پھر

کوئی جھگڑا ہوا ہے۔

"چھوڑو تم۔ یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں، میں اور آئرہ تو پہلے ہی پلان کر چکی تھی تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا۔ وہ بس دس منٹ تک پہنچ رہی ہے"، ارحا نے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ جبکہ الماس کی خوشی تو آسمانوں کو چھو رہی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج بہت برسوں کے بعد گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے جب اس کے کانوں سے اذان کی آواز ٹکرائی تو اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی مسجد کا رخ موڑ لیا۔

یہ بات اس کے لیے بھی حیرت انگیز تھی۔ مسجد کے باہر گاڑی پارکنگ لاٹ میں لگاتے ہوئے، بے اختیار اس نے مؤذن کی آواز دلچسپی سے سنی۔

"آؤ کامیابی کی طرف۔۔۔۔

آؤ کامیابی کی طرف۔۔۔۔۔"

یہ وہ الفاظ تھے جو اسے ایک دم ان بزرگ ہستی کے خیالات میں گم کر گئے: "یہ پانی جو تمہیں بھیجا گیا ہے، یہ تحفہ ہے تمہارے لیے اللہ کی طرف سے۔۔۔۔

روشنی کا یہ سفر "راہ ہدایت" تمہارا منتظر ہے!!"

ایک جھماکے سے اسے یہ الفاظ یاد آئے۔گاڑی سے باہر قدم نکالتے ہوئے مسلسل اس کا ذہن ایک الجھن کا شکار تھا۔اسی اثناء میں ایک اور اذان شروع ہو گئی۔کے کانوں سے ٹکرائی ہے جو کہ قریب ہی مسجدوں میں دی جا رہی تھی۔

"اللہ سب سے بڑا ہے۔۔۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔۔۔۔"

ہوا نے مؤذن کی آواز کو اپنے پروں پر اٹھایا اور فضا میں ہر طرف بکھیر دی۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔۔"

مؤذن کی آواز ہر طرف اپنا رس گھول رہی تھی۔کیا یوں مسجد میں داخل ہونے پہ لوگ مجھ پر ہنسیں گے نہیں؟ نظریں ہنوز مسجد پہ جمی ہوئی تھیں۔اور دل تھا کہ وہ بس مسجد کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔۔۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔۔"

وہ مرے مرے قدموں کو اٹھائے مسجد کے داخلی دروازے پہ پہنچ چکا تھا۔

دو آدمی جو نماز ادا کرنے مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔بے اختیار ان کی نظریں اس کی طرف اٹھتی ہیں۔وہ بھی ان کی طرف دیکھتا ہے،دونوں اطراف نظروں میں صاف اجنبیت ظاہر تھی۔

"یار کیا اب ایسے لوگ بھی مسجد میں نظر آئیں گے؟"ایک آدمی نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

"ہاہاہاہا! ایسے لوگوں کو تو مسجد میں داخل ہی نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اتنی سمجھ بوجھ بھی نہیں رکھتے کہ ایسے لباس زیب تن کر کے مسجد نہیں آیا جاتا،" دوسرے نے فتویٰ جاری کیا۔

"نماز کی طرف آؤ۔

نماز کی طرف آؤ۔"

مؤذن کی آواز ترنم کی طرح اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ دونوں ہنوز اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ کشمکش کا شکار کبھی تو ان دونوں کی طرف دیکھتا اور کبھی مسجد کی طرف۔۔ جبکہ ذہن مؤذن کے الفاظ کے زیر اثر تھا۔ ہو اللہ تعالی کی حمد و ثنا میں مگن مؤذن کی آواز کو بھی ہر سو بکھیر رہی تھی۔

"کامیابی کی طرف آؤ۔۔

کامیابی کی طرف آؤ۔۔"

"چچچچ! ایسے لوگوں کو لگتا ہے کہ سال میں اگر ایک دفعہ مسجد کا رخ کر لیا؛ تو ساری عمر کے گناہ معاف کروا لیں گے۔" استہزائیہ ہنسی ہنستے اب وہ دونوں مسجد میں داخل

ہو چکے تھے۔

"اللہ سب سے بڑا ہے۔۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔۔"

اذان ہوا میں ترنم گھولتی ہر چرند پرند کو سنائی دے رہی تھی۔ایک ادھیڑ عمر شخص پیچھے سے آیا، وہ دیکھنے میں ہی ایک دلکش انسان معلوم ہو رہے تھے۔

"بیٹا یہاں ایسے کیوں کھڑے ہو؟" چہرے پہ نور چھایا ہوا اور لبوں سے شہد کی طرح میٹھی آواز نکالتے مخاطب ہوئے۔

"وہ ایک نظر ان کو دیکھتا ہے، اور گردن جھکا لیتا ہے۔میں اندر نہیں داخل ہو سکتا، میرے جیسے لوگ مسجدوں میں نہیں جا سکتے؛ میری تو نماز بھی قبول نہیں ہو گی۔۔۔ میں کیسے اندر داخل ہو سکتا ہوں؟" تلخی سے کہتے ہوئے وہ رخ موڑ گیا۔اذان اب دھیمی پڑ رہی تھی۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔۔!"

"نہیں بیٹا! ایسے نہیں کہتے تم اندر چلو۔میں تمہیں کسی سے ملواتا ہوں۔" چہرے پہ

دلکش مسکراہٹ سجائے وہ اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ وہ کسی بوجھ کی طرح خود کو گھسیٹتا ہوا چلا گیا۔

ارحا، آئرہ اور الماس تینوں کسی اچھے ریسٹورنٹ سے کھانا کھا کے لوٹ رہی تھیں۔ "پہلے مجھے ڈراپ کر دینا"، آئرہ نے ارحا کو ڈرائیونگ کرتے ہوئے دیکھتے کہا۔

اوکے۔ ارحا نے پہلے اسے ڈراپ کیا اور بعد میں وہ دونوں اپنے گھر آ گئیں۔ الماس اپنے پورشن کی طرف چل پڑی اور وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔

کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ دائیں ہاتھ کو جنبش دیتے ہوئے لائٹ آن کی۔ اپنا بیگ بیڈ پہ رکھتے، اور پاؤں کو ہیلز کی قید سے آزاد کرتے اس نے سلیپرز پہن لیے۔ دوپٹے کو گلے میں ڈالا اور وہ صدف بیگم کے کمرے میں چلی آئی۔

"ماما آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس نے ماما سے دریافت کیا۔

"شکر ہے اللہ کا، تم بتاؤ اتنی دیر لگا دی آنے میں کتنی دفعہ کہا ہے کہ اس وقت گھر سے

باہر نہیں نکلتے"۔

"جی ماما۔ٹریفک کی وجہ سے دیر ہو گئی ہمیں آنے میں"،ارحا نے اپنی انگھوٹھی سیدھی کرتے بتایا۔

کچھ پل اسی طرح خاموشی کی زد ہوئے۔جب صدف بیگم کی پر سوچ نظروں نے ارحا کے چہرے کو اپنے حصار میں لیا۔

"ماما آپ اس طرح کیوں دیکھ رہی ہیں؟"

"بیٹا ایک بات پوچھوں تم سے۔۔؟وہ جانتی تھی کہ اس بات پے وہ غصہ ہو گی۔

بیٹا احناف نے کوئی رابطہ نہیں کیا؟اور میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر وہ رابطہ نہیں کرتا تو تمہیں کر لینا چاہیے۔کیا تم نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی؟؟

ارحا جواب میں خاموش رہی۔البتہ وہ کسی شش و پنج میں ضرور مبتلا تھی۔

"ماما میں چلتی ہوں۔۔"اسی کشمکش میں کہتی وہ جانے کے لئے مڑنے ہی والی تھی جب صدف بیگم نے روک لیا۔

"پہلے مجھے میرے سوال کا جواب دو اور یہاں ٹک کے بیٹھو۔۔جو پوچھا ہے وہ

بتاؤ"سوالیہ نظروں سے انہوں نے دیکھا۔

'جواب آپ کو اچھے سے معلوم ہے میں اب کیا کہوں ؟'ارحا نے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔

"ماما صاف ظاہر ہے وہ مجھ سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا چاہتے، میں کہاں ان کے سٹینڈرڈ پر پورا اترتی ہوں۔اور وہ مجھ سے رابطہ کیوں کرنے لگیں بھلا؟؟ان چاہے لوگوں کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں کرتا؛انتہائی کرب سے کہا۔

"ایسے کیسے۔۔؟

آخر کو 'بیوی' ہو اسکی۔۔۔انہوں نے بیوی کے لفظ زور دیتے کہا۔

"اماں یہ مت بھولیں کہ میں صرف نام کی بیوی ہوں ان کی۔۔۔وہ نہیں مانتے کہ میں ان کی بیوی ہوں !!

وہ تو آج سے کئی برس پہلے شاید بابا جان کے کہنے پہ انہوں نے حامی بھر لی تھی اور ہاں کر دی۔اگر وہ مجھے اپنی بیوی تسلیم کرتے تو اس طرح چھوڑ کے نہ جاتے؛وہ تو شاید بھول بھی گئے ہونگے کہ ہمارا کوئی تعلق ہے۔"یہ کہتے ساتھ وہ وہاں رکی نہ تھی۔ایک طوفان برپا تھا اس وقت اسکے اندر !

"حارث یہ سب کیسے ممکن ہے؟ تم اچھے سے جانتے ہو اب آپی بھی یونیورسٹی آتی ہیں"، دنین نے حارث کو صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نہیں آسکتی بس!!" دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ دنین ایک دم غصے میں آگئی اور فوراً کال کٹ کر دی۔

اسے اب حارث سے الجھن ہونے لگی تھی نہ جانے کیسا انسان ہے یہ پاگل کہیں کا۔۔!! اگر ارحا کا معاملہ نہ ہوتا تو میں کب سے تمہیں سبق سکھا چکی ہوتی۔۔۔وہ غصے سے منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔

وہ موبائل سے کچھ تلاش کر رہی تھی جب اچانک اس کی نظر احناف کی تصویر پر پڑی۔

"کاش! تم دیکھ سکو میں کس قدر بے چین ہوں تمہارے لیے۔۔۔کس قدر محبت ہے مجھے تم سے۔۔۔۔اور ایک تم ہو کہ کسی کی کوئی پرواہی نہیں۔

یک طرفہ ہی سہی لیکن میں نے تم سے خلوصِ دل سے محبت کی ہے اور تمہیں حاصل کر کے ہی رہوں گی،" وہ اپنے خیالات میں احناف سے محو گفتگو تھی۔

بس تم پاکستان لوٹ آؤ!! دیکھنا ہم مل کے کتنا انجوائے کریں گے۔۔۔ یہ سب سوچتے ہی اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے والی تھی۔

دنین کو احناف سے بے حد محبت تھی اور یہ بات اس نے نسرین بیگم کے بھی گوش گزار دی تھی کہ میں اگر شادی کرونگی تو صرف اور صرف احناف سے۔۔۔ دوسری جانب احناف اس سب سے بالکل انجان تھا۔ نسرین بیگم کو بھی احناف بہت پسند تھا اور وہ پہلے سے ہی یہ سوچ چکی تھیں اسلیے انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

\-

عیشاء کی نماز اس نے انہیں ادھیڑ عمر شخص کے ساتھ باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد جب ساری جماعت دعا مانگ رہی تھی تو بے اختیار اس نے نظر ادھر ادھر دوڑا کے دیکھا۔ مسجد میں موجود تمام لوگ اپنے رب کے حضور ہاتھ پھیلائے اپنی خواہشات، دل کے ارمان، خوشیاں اور مرادیں سب کچھ مانگ رہے تھے۔ وہ شش و پنج کی حالت میں سب کو دیکھ رہا تھا۔

لوگ نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ تقریباً سب لوگ ہی جا چکے تھے، وہ بھی اٹھنے ہی لگا تھا جب اس ادھیڑ عمر شخص نے کہا کہ 'آؤ بیٹا! تمہیں کسی سے

ملواؤں۔

مسجد میں طویل برآمدے کے سامنے ایک خوبصورت کمرا تھا۔ جس کا دروازہ جو کہ ایلومینیم کا لگایا گیا تھا۔ کمرے میں ایک بڑی بک شیلف بنائی گئی تھی، جس پہ اسلامی کتابوں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک اور سپارے پڑے ہوئے تھے۔ کمرا اتنا خوبصورت تھا کہ آنکھیں دیکھتی ہی رہ جائیں۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وہاں ایک شخص جس نے سفید لباس پہن رکھا تھا اتنا سفید جیسے کفن۔ وہ سر جھکائے اس

وقت قرآن پاک کی تلاوت میں مگن تھا۔اس قدر مگن تھا کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ کب وہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے۔

"شیخ صاحب ملاقات ہے۔"ادھیڑ عمر شخص نے بہت ادب سے مخاطب کیا۔

انہوں نے بس سر کو جنبش دی۔

"بیٹھ جاؤ بیٹا!اب میرا کام ختم"اور وہ واپس چلے گئے۔

"صدق اللہ العظیم!"

یہ کہتے ساتھ انھوں نے ادب سے قرآن بند کیا اور چہرہ اوپر اٹھا کے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ"آنکھیں اس کی حیرت سے چندھیا گئیں،حیرت کے مارے منہ پھٹنے کو تھا،اور چہرہ ایسے جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔"آپ"۔۔۔آپ کو میں جانتا ہوں،آپ سے مل چکا ہوں میں۔۔۔میں نے پہلے آپ کو دیکھا ہے۔۔"

بے اختیار کچھ لمحے حیرت کے مارے دیکھنے کے بعد وہ بغیر بریک لگائے ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا۔۔۔اس پر تو جیسے حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔

"میں نے آپ کو اپنے خوابوں میں دیکھا ہے.... یہ ناممکن ہے!!!

"مجھے لگتا ہے کہ میں ابھی بھی خواب دیکھ رہا ہوں" یہ کہتے ساتھ وہ کھڑا ہو گیا۔

"رک جاؤ بیٹا!" وہ بزرگ بھی کھڑے ہوتے کہتے ہیں۔ "جس اللہ تعالی نے ہمیں پیدا کیا، جس نے ہمیں راہ ہدایت دیکھائی، جس نے ہمارے دلوں کو اندھیروں سے نکال کے روشنی سے منور کیا، جس رب تعالی نے یہ زمین اور آسمان بنائے، وہ جو چرند پرند ہر مخلوق کو کھانا دیتا ہے، جو سب کی دعائیں سنتا ہے؛ اس کے لیے بھلا کچھ ناممکن ہے؟؟"

"مجھے تو یہ بہت بڑا شرف بخشا گیا ہے، بہت بڑا احسان ہے یہ میرے اللہ کا!! میرے پروردگار نے مجھے حقیقت میں آپ سے ملوایا۔ میں اس قابل تو نہ تھا جس اچھائی سے میرے رب نے مجھے نواز دیا" بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو امڈ آئے۔

"ادھر آو بیٹا! وہ اس سے گلے ملتے ہیں، وہ دونوں اس قدر اپنائیت کے ساتھ ملتے ہیں جیسے کوئی بہت سال پرانے چاہنے والا ملتے ہو، جیسے برسوں بعد دو محبت کرنے والے زندگی کے کسی موڑ پر اچانک مل جائیں۔"

دونوں گھٹنوں کے بل زمین پے بیچھی صف پہ بیٹھ جاتے ہیں۔ "کیسے ہو بیٹا؟ مجھے

تمہاری حالت کا علم ہے۔"

"راہ ہدایت" کی تلاش میں مسجد تک آ گیا ہوں۔ خود سے بس ایک عہد کیا تھا (آج سے دو ہفتے قبل دیکھے جانے والے خواب کے بعد) کہ اب بس "راہ ہدایت" کو تلاش کرنا ہے اور اسی پہ چلنا ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب میں بہتر ہوں۔ بہت سی مشکلات دیکھیں ہیں لیکن آج جو سکون مجھے یہاں آ کر نماز ادا کرنے پہ ملا ہے۔۔۔ وہ آج سے پہلے کبھی بھی زندگی میں نہیں پایا۔ اس سکون کی تلاش میں، میں نے ساری عمر محنت کی لیکن سمجھ سے باہر ہے کہ جس چیز میں 'میں' سکون سمجھتا تھا اسے پا کے بھی بے سکون رہا۔ اور جس کی آرزو کبھی نہ کی تھی اسے پا کے سکون میں ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اس قدر سکون اور اطمینان نہیں پایا جو آج نماز میں پایا!!" آنسو آنکھوں سے گر کر اب رخسار بھگو رہے تھے۔

"تم ایک درد کی دوا کے تلاش میں تھے، لیکن نہ تو تمہیں درد سمجھ آیا اور نہ ہی تمہیں دوا تلاش کرنی آئی۔ درد تو یہاں (انہوں نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا) تھا۔ اب ایک بازو سے انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور کہا لیکن تم نے دوا اپنے اس دماغ میں پلتی

الٹی سیدھی خواہشات کی لی۔ جبکہ اب تمہیں صحیح درد اور دوا دونوں مل چکے ہیں، تو تمہیں سکون اور اطمینان دونوں مل گئے"، چہرے پہ مسکراہٹ سجاتے خوشی سے کہا۔ تو تم نے دیکھا بیٹا:

"ہماری روح کو جس دوا کی ضرورت ہے، وہ نماز اور قرآن پاک میں ہے۔"

"انشاءاللہ میں اب سے باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کروں گا اور قرآن پاک تو شاید میں اتنے برسوں میں بھول گیا ہوں،" چہرے پہ واضح ندامت تھی۔

"تو کوئی بات نہیں بیٹا! اب سیکھ لینا، قرآن سیکھنے کی کوئی مقررہ عمر نہیں ہوتی اور نہ ہی ہمیں ڈرنا چاہیے۔ بس یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں سانس کی مہلت دے رکھی ہے نا؛ تب تک ہم لوگ "راہ ہدایت" پہ آ سکتے ہیں۔ تب تک ہم قرآن بھی سیکھ سکتے ہیں، نماز بھی اور باقی دین بھی۔۔ ابھی بھی وقت نہیں گزرا۔۔ ابھی بھی اللہ تعالیٰ نے موقع دے رکھا ہے۔

یاد رکھنا! ہمارے دین میں جبر نہیں۔۔۔" انہوں نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"کس قدر عظیم ہے اللہ تعالیٰ!!

کتنا خوبصورت دین ہے یہ!!"

وہ اپنی سوچوں کے زیرِ اثر تھا۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے، بھیگی آنکھیں، کالے لمبے بال جو کہ جوڑے میں قید تھے، ناک جو مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی۔ کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

اچانک دروازے پہ دستک ہوئی۔ "کون؟" ارحا نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ جی میں ہوں، ارحا پتر"، سعیدہ اماں نے جواب دیا۔ سعیدہ اماں ان کے گھر کی بہت پرانی ملازمہ تھیں جو کہ اب بالکل فیملی کا حصہ بن چکی تھیں۔

"آئیں اماں! اس وقت خیر تو ہے؟؟"

"وہ پتر۔۔۔ یہ کچھ پھول اور یہ خاکی لفافہ کوئی مینوں میرے ہاتھ وچ پکڑا گیا۔ وہ

مظفر گیٹ تے بیٹھا سویا ہوا تھا۔۔۔تو جب میں پوچھا جی کون؟؟

تاں کوئی انگریجی کپڑے پہنے ہوئے یہ میرے کو دے گیا۔۔۔اوہ جی کہہ کے گیا کہ آ ارحا میڈم نوں دے دوں"، سعیدہ اماں نے مکمل تفصیل سے بتایا۔اماں کا تعلق ایک گاؤں سے تھا۔ان کی زبان پنجابی تھی لیکن اب اتنے سالوں میں اردو اور پنجابی کو مکس کر کے بولنا سیکھ چکی تھی مگر مکمل اردو پہ عبور حاصل نہ تھا۔

"لائیں اماں! میں دیکھ لیتی ہوں۔"ارحا نے آگے بڑھتے ہوئے دونوں چیزیں تھام لی۔

"چلو چنگا پتر! میں چل دی ہوں، "اماں یہ کہتے ساتھ ہی چلی گئیں۔

اس نے بکے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کاغذ کھولا۔خاکی کاغذ میں حسب معمول سادہ سفید کاغذ تھا۔

"خوبصورت لڑکی کے نام۔۔۔۔۔

مخلص لڑکی کے نام۔۔۔۔۔۔۔

جو رشتوں کے ساتھ اس قدر مخلص ہے کہ ان کو ٹوٹتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتی۔۔۔اور ان چاہے رشتے کے لیے آنسو بہاتی ہے۔۔۔۔"

جبکہ گلدستہ میں سفید بہت ہی پیارے، ادھ کھلے گلاب کے پھول تھے۔ آخر یہ کون انسان ہے جو مجھے اتنا جانتا ہے؟ کون ہے جس کی نظریں میرے ہی تعاقب میں ہیں؟؟ اسے میرے بارے میں اتنا علم کیسے ہے؟؟

آج بہت دنوں بعد اسے بکے اور خط ملا تھا۔ وہ اپنی زندگی اور ماما کی صحت کو لے کر اس قدر پریشان تھی کہ اس قصے کو سرے سے ہی بھولے بیٹھی تھی۔ وہ متذبذب سی خط اور بکے کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews